سلسلہ عالیہ چشتیہ

مناقبُ المحبُوبین

تذکرہ حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی

تالیفِ لطیف

حاجی نجم الدین سلیمانی

حسبِ ارشاد

حضرت خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ -

مکمل اردو ترجمہ

پروفیسر افتخار احمد چشتی

چشتیہ اکیڈمی

فیصل آباد - پاکستان

ناشر ——— چشتیہ اکادمی فیصل آباد

طابع ——— حسن شبیر پرنٹرز۔ لاہور

طباعت ——— آفسٹ، سفید کاغذ۔ مجلّد

ضخامت ——— ۷۲۰ صفحات ۲۳×۳۶/۱۶

تعداد ——— ۵۰۰ (پانچسو)

قیمت ——— ۱۲۰ روپے (ایک سو بیس روپیے)

سالِ اشاعت ——— سنہ ۱۴۰۸ھ (سنہ ۱۹۸۷ء)

یکے از مطبوعاتِ چشتیہ اکادمی

ناشر

میاں ھارون احمد چشتی

منیجر: مکتبہ الفوائد۔ فرحت منزل چنیوٹ بازار فیصل آباد (پاکستان)

ٹیلی فون:۔ ۲۸۸۵۵

سلطانِ تارکاں، برہانِ عارفاں، دلیلِ واصلاں، محبوبِ الرحمٰن حبیبِ السبحان

حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام خواجہ محمد سلیمانؒ ہے اور آپ کی والدہ کا نام بی بی زلیخا ہے۔ آپ کے والد کا نام زکریا بن عبدالوہاب بن عمر خاں بن خان محمد تھا۔ آپ افغان تھے اور قوم جعفر سے تھے جو قبیلہ رملانی کی شاخ تھی۔ اس قبیلہ کے جدِ امجد رحیم داد خاں جعفر تھے جن کے نام سے قبیلہ کا نام رحیمدانی مشہور ہوگیا۔ اور بعد میں رحیمدانی کی حاء کو حذف کر دیا گیا تو رملانی رہ گیا۔ یہ رملانی در اصل رحیمدانی کا مخفف ہے۔ بعض نے آپ کے قبیلہ کا نام سالارانی بھی لکھا ہے۔

آپ کا مولد اور وطن مالوف موضع گڑگوجی ہے جو کوہ درگ میں واقع ہے یہ پہاڑ تونسہ شریف سے مغرب کی طرف تیس کوس کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد اسی موضع مذکور میں رہتے تھے۔ اور آپ کی ولادتِ باسعادت بھی اسی موضع میں ہوئی تھی۔

آپ کا ایک بڑا بھائی تھا جس کا نام یوسف تھا جو عین جوانی میں نکاح سے قبل ہی فوت ہوگئے تھے۔ اُن کی قبر گڑگوجی میں ہے۔ آپ کی چار بہنیں تھیں۔ (۱) بی بی حلیمہ جن کا نکاح اسماعیل جعفر سے ہوا تھا۔ اُن کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد عرف مٹّر تھا۔ (۲) بی بی تو تا جن کے شوہر کا نام الیاس جعفر تھا اور اُن کا بیٹا محمد گوکڑا تھا (۳) بی بی فاطمہ جن کے شوہر کا نام محمد جعفر تھا اور اُن کے بیٹے کا نام اخون محمد عمر تھا (۴) بی بی بائی جن کے شوہر کا نام ابراہیم جعفر تھا۔ اُن کے بیٹوں کے نام نور محمد۔ عبدالرحمٰن۔ جو آپ کا داماد تھا۔ اور محمد عرف مٹّری تھے۔ یعنی آپ کی اِن چار بہنوں سے اولاد کثیر تھی، جو تونسہ شریف میں آپ کے قرب و جوار میں سکونت پذیر ہے۔

دیکھتا ہوں میں نے عرض کیا کہ اِن آنکھوں سے . فرمایا ہاں اِنہیں آنکھوں سے دیکھتا ہوں .
فرمایا اے مولوی یہ داڑھی یونہی سفید نہیں کی ہے کہ رُویت بھی مجھے حاصل نہ ہو. کاتب الحروف کہتا ہے کہ مولانا ممدوح قسم کے ساتھ کہتے تھے کہ میں قبلۂ عالمؒ کے روضہ کے نیچے بیٹھا ہوں اور اسی روضہ شریف کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ حکایت بالکل سچی ہے .

میاں صاحب غلام رسول خاں ماکوافغان سے منقول ہے کہ ایک دفعہ سادہ بلوچ بلدہ تاج سرور میں حضرت قبلۂ عالمؒ کی خانقاہ میں قیلولہ کے وقت حضرت صاحب کو پنکھا جھل رہا تھا کہ حضرت صاحبؒ اچانک بیدار ہوئے اور سر جھکا کر بیٹھ گئے. پھر فرمایا کہ ملک سندھ انگریزوں کو دے دیا. حالانکہ اِن دنوں ابھی سندھ لاہور اور ملتان میں فرنگیوں کا نام ونشان نہ تھا. پس چند دنوں کے بعد فرنگیوں نے آکر لاہور فتح کر لیا. پھر ملتان پر قبضہ کیا اور ملک سنگھڑ پر بھی قبضہ کر لیا. اور ڈیرہ غازی خاں اور ڈیرہ اسماعیل خاں میں چھاؤنیاں ڈال لیں.

میاں غلام رسول فرماتے تھے کہ ایک دن حضرت صاحبؒ اچانک فرمانے لگے کہ "گئے فرنگا آئے زنگی"، پھر حسن شاہ سید کابلی کی طرف کہ حضرت صاحبؒ کے خلفاء میں سے تھے توجہ کر کے پوچھا کہ حسن شاہ یہ زنگی کون سی قوم ہے. ملک خراسان (افغانستان) میں ہیں یا نہیں.
انہوں نے کہا کہ حضرت مجھے اِن کے حال کی خبر نہیں ہے بعد میں جب حسن شاہ حضرت صاحبؒ سے رخصت ہو کر روانہ ہوئے اور ڈیرہ اسماعیل خاں پہنچے تو وہاں سے انہوں نے حضرت صاحبؒ کو خط لکھا جس میں یہ لکھا کہ حضرت مَیں نے یہاں زنگیوں کے بارہ میں دریافت کیا ہے معتبر آدمیوں نے بتایا ہے کہ خراسان میں جو تاجک قوم ہے وہ زنگیوں کی ایک شاخ ہے نیز خراسانیوں کی دو اور اقسام کے بارہ میں لکھا کہ وہ بھی زنگیوں کی قوم سے ہیں کہ خراسان (افغانستان) میں رہتے ہیں. اس کے بعد حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ زنگی خراسان سے آ کر فرنگیوں کو قتل کریں گے. نیز ایک دفعہ فرمایا کہ خراسانی لوگ فرنگیوں کو دہلی و آگرہ تک قتل کریں گے.

صاحبزادہ نور بخش صاحبؒ بن حضرت خواجہ محمودؒ بن حضرت خواجہ نور احمدؒ بن حضرت خواجہ نور محمد صاحبؒ فرماتے تھے کہ جب میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت صاحبؒ